www.KitaboSunnat.com

جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بھی اچھی سندوں کے ساتھ مروی ہیں۔ نیموی حنفی فرماتے ہیں: ''مجھے کوئی حدیث صریح صحیح یا ضعیف نہیں ملی جو اس پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے۔'' (آثار السنن ص ۱۶۸ ح ۱۹۹ مترجم اُردو)

یاد رہے کہ بعض دیوبندیہ و بریلویہ اس سلسلہ میں مبہم اور غیر واضح شبہات پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اصولِ فقہ میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ منطوق، مفہوم پر مقدم ہوتا ہے۔

دیکھئے فتح الباری۔ (ج ۲ ص ۲۴۲، ۲۹۷، ۴۳۰، ج ۴ ص ۳۸۲، ۳۸۶، ج ۹ ص ۳۶۹، ج ۱۲ ص ۲۰۳)

(۹) نیت کا مسئلہ : اس میں شک نہیں کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ (صحیح بخاری: ۲/۹۹۰ ح ۶۶۸۹ صحیح مسلم: ۲/۱۴۰، ۱۴۱ ح ۱۵۵/ ۱۹۰۷) لیکن نیت دل کے ارادے اور مقصد کو کہتے ہیں، قصد و ارادہ کا مقام دل ہے زبان نہیں (الفتاوی الکبری لابن تیمیہ ج ۱ ص ۱) زبان کے ساتھ نیت کرنا نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی سے اور نہ کسی تابعی سے الخ (زاد المعاد ج ۱ ص ۲۰۱) تفصیل کے لئے دیکھئے ہدیۃ المسلمین، حدیث: ۱

(۱۰) جرابوں پر مسح: امام ابوداود السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ومسح على الجوربين علي بن أبي طالب و أبو مسعود و البراء بن عازب و أنس بن مالک و أبو أمامة و سهل بن سعد وعمرو بن حريث ، وروى ذلک عن عمر بن الخطاب و ابن عباس''

اور علی بن ابی طالب، ابو مسعود (ابن مسعود) اور براء بن عازب، انس بن مالک، ابو امامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا اور عمر بن خطاب اور ابن عباس سے بھی جرابوں پر مسح مروی ہے (رضی اللہ عنہم اجمعین)

(سنن ابی داود: ۱/۲۴ ح ۱۵۹)

صحابہ کرام کے یہ آثار مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۸۸، ۱۸۹) مصنف عبدالرزاق (۱/۱۹۹، ۲۰۰) محلی ابن حزم (۲/۸۴) الکنیٰ للدولابی (ج ۱ ص ۱۸۱) وغیرہ میں باسند موجود ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اثر الاوسط لابن المنذر (ج ۱ ص ۴۶۲) میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

''ولأن الصحابة رضي الله عنهم مسحوا على الجوارب ولم يظهر لهم مخالف في عصر هم فكان اجماعاً''

اور چونکہ صحابہ نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور ان کے زمانے میں ان کا کوئی مخالف ظاہر نہ ہوا۔ لہذا اس پر اجماع ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے۔ (المغنی: ۱/۱۸۱ مسئلہ ۴۲۶)

صحابہ کے اس اجماع کی تائید میں مرفوع روایات بھی موجود ہیں۔ مثلاً دیکھئے (المستدرک: ج ۱ ص ۱۶۹ ح ۶۰۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفین پر مسح متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ جرابیں بھی خفین کی ایک قسم ہیں جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی اور نافع وغیرہم سے مروی ہے۔ جو لوگ جرابوں پر مسح کے منکر ہیں، ان کے پاس قرآن، حدیث اور اجماع سے ایک بھی صریح دلیل نہیں ہے۔

امام ابن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ نے فرمایا:

"حدثنا محمد بن عبدالوهاب : ثنا جعفر بن عون : ثنا يزيد بن مردانبة : ثنا الوليد بن سريع عن عمرو بن حريث قال : رأيت علياً بال ثم توضأ ومسح على الجوربين"

مفہوم:

۱: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ (الاوسط ج۱ص۴۶۲) اس کی سند صحیح ہے۔

۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا، دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (ج۱ص۱۸۸ ح۱۹۷۹) وسندہ حسن

۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا، دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (ج۱ص۱۸۹ ح۱۹۸۴) وسندہ صحیح

۴: عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا، دیکھئے ابن ابی شیبہ (۱/۱۸۹ ح۱۹۸۷) اور اس کی سند صحیح ہے۔

۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا، دیکھئے ابن ابی شیبہ (۱/۱۸۹ ح۱۹۹۰) وسندہ حسن

ابن منذر نے کہا کہ: امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا کہ: "صحابہ کا اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (الاوسط لابن المنذر ۱/۴۶۴، ۴۶۵) تقریباً یہی بات ابن حزم نے کہی ہے (المحلی ۲/۸۶، مسئلہ نمبر۲۱۲) ابن قدامہ نے کہا: اس پر صحابہ کا اجماع ہے (المغنی ج۱ص۱۸۱، مسئلہ ۴۲۶)

معلوم ہوا کہ جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے بارے میں صحابہ کا اجماع ہے رضی اللہ عنہم اجمعین، اور اجماع شرعی حجت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا" (المستدرک للحاکم ۱/۱۱۶ ح۳۹۷، ۳۹۸) نیز دیکھئے "ابراء اھل الحدیث والقرآن مما فی الشواہد من التھمۃ والبھتان" ص۳۲، تصنیف حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (متوفی ۱۳۳۷ھ) تلمیذ سید نذیر حسین محدث الدہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ

مزید معلومات:

۱: ابراہیم النخعی رحمہ اللہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۸۸ ح۱۹۷۷) اس کی سند صحیح ہے۔

۲: سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ (ایضاً ۱/۱۸۹ ح۱۹۸۹) اس کی سند صحیح ہے۔

۳: عطاء بن ابی رباح جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ (المحلی ۲/۸۶)

معلوم ہوا کہ تابعین کا بھی جرابوں پر مسح کے جواز پر اجماع ہے۔ والحمد للہ

۱: قاضی ابو یوسف جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ (الھدایہ ج۱ص۶۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: محمد بن الحسن الشیبانی بھی جرابوں پر مسح کا قائل تھا۔(ایضاً ۶۱/۱ باب المسح علی الخفین)

۳: امام ابوحنیفہ پہلے جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے لیکن بعد میں انہوں نے رجوع کرلیا تھا۔

"وعنه أنه رجوع إلى قولهما وعليه الفتوى"

اور امام صاحب سے مروی ہے کہ: انہوں نے صاحبین کے قول پر رجوع کرلیا تھا اور اسی پر فتوی ہے۔(الھدایہ: ج ا ص ۶۱)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سفیان الثوری، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راھویہ) جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔(بشرطیکہ وہ موٹی ہوں)

دیکھئے سنن الترمذی حدیث: ۹۹

جورب: سوت یا اون کے موزوں کو کہتے ہیں، (درس ترمذی ج ا ص ۳۳۴ تصنیف محمد تقی عثمانی دیوبندی) نیز دیکھئے البنایہ فی شرح الھدایہ للعینی (ج ا ص ۵۹۷)

تنبیہ: بعض لوگ "جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے!" سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے فتوے سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ خود سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "باقی رہا صحابہ کا عمل تو ان سے مسح جراب ثابت ہے اور تیرہ صحابہ کرام کے نام صراحت سے معلوم ہیں کہ وہ جراب پر مسح کیا کرتے تھے" (فتاوی نذیریہ: ج ا ص ۳۳۲)

لہذا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کا جرابوں پر مسح کے خلاف فتوی اجماعِ صحابہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

(۱۱) نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا: ھلب الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "ورأيته : يضع هذه على صدره" اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنا یہ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔(مسند احمد: ۲۲۶/۵ ح ۲۲۳۱۳) اس کی سند حسن ہے۔ صحیح بخاری (۱۰۲/۱ ح ۷۴۰) میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث کا عموم بھی اس کا مؤید ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی ایک صحابی سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔ مردوں کا ناف کے نیچے اور عورتوں کا سینہ پر ہاتھ باندھنا کسی صحیح تو در کنار ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں ہے۔

(۱۲) فاتحہ خلف الامام: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لاصلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب " اس شخص کی نماز ہی نہیں جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

(صحیح بخاری: ۱۰۴/۱ ح ۷۵۶، صحیح مسلم: ۱۶۹/۱ ح ۳۹۴/۳۴)

یہ حدیث متواتر ہے (جزء القراۃ للبخاری: ح ۱۹) اس حدیث کے راوی سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل و فاعل تھے۔(کتاب القرأت للبیہقی: ص ۶۹ ح ۱۳۳، وسندہ صحیح نیز دیکھئے احسن الکلام: ۱۴۲/۲)

متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو امام کے پیچھے جہری اور سری دونوں نمازوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ